7- مل کے بیٹھے نہیں، خوابوں میں

شراکت نہیں کی

ولادت: ۱۹۲۳

ظفر اقبال

www.ilmkidunya.com

معنی	الفاظ
حصہ داری / سریک ہونا	شراکت
جان بوجھ کر	دانستہ
مہربانی / توجہ	عنایت
کھلا / وسیع	کشادہ
صحرا / بیابان	دشت
ڈر، خوف، پاگل پن	وحشت

اشعار کی تشریح

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر ۱ ۔

مل کے بیٹھے نہیں خوابوں میں شراکت نہیں کی

اور کیا رشتہ ہو تجھ سے جو محبت نہیں کی

تشریح

غزل کے مطلع میں شاہ ظفر اقبال کہتے ہیں کہ میرا کسی سے محبت نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کبھی کسی کے قریب نہیں رہا اور نہ ہی کوئی میرے اتنا قریب آیا ہے کہ اس کو خوابوں میں بھی دیکھوں اس شعر میں شاعر ظفر اقبال اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ محبت ان دو افراد کے درمیان ہوتی ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہی ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خوابوں میں آتے ہیں نہ تو ہم کبھی ایک ساتھ بیٹھے ہیں نہ کبھی ملاقات کی ہے اور ہمارے خواب مشترک ہیں پھر تم سے میرا اور کون سا رشتہ ہے جس کے تعلق سے میں آپ سے محبت کرو دونوں طرف سے آگ برابر لگی ہوئی ہو تو اسے محبت کہتے ہیں۔

شعر نمبر ۲۔

یہی پھرتے ہیں شریف آدمیوں کی صورت

دشت میں خاک اڑائی نہیں وحشت نہیں کی

www.ilmkidunya.com

تشریح

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میں نے کبھی محبت نہیں کی میں تو ایک بھلے مانس کی طرح زندگی گزار رہا ہوں محبت کرنے والوں کی معاشرے میں عموما قدر منزلت کم ہوتی ہے لوگ انہیں دیوانہ اور خطے خیال کرتے ہیں اس لئے شاعر نے یہاں اپنے لئے شرافت کی صفت استعمال کی ہے اس شعر میں شاعر ظفر اقبال کہتے ہیں کہ ہم شریف اور عام لوگوں کی طرح شہر میں بڑے آرام سے زندگی گزار رہے ہیں نہ ہم نے شہر کو چھوڑ کر صحرا کا رخ کیا ہے اور نہ وحشی بن کر مستی کو خیر آباد کہا ہے ہم اپنے آپ کو عاشق صادق کیسے کہہ سکتے ہیں ہم نے اس کی خاطر کونسی سختیاں جھیلیں ہیں۔

شعر نمبر ۳۔

خاص ہم سے تو کوئی تھا ہی نہیں تیرا سلوک

اور ہم نے بھی تیرے ساتھ رعایت نہیں کی

تشریح

www.ilmkidunya.com

اے میرے محبوب تو نے ہمیشہ مجھ سے بے رخی برتی ہے اور میری طرف کوئی توجہ نہیں کی مگر تیری اسبے رخی جیسے سلوک کی وجہ سے میں نے بھی کبھی تیری طرف توجہ نہیں کی جس طرح تو نے مجھے نظر انداز کیا اسی طرح میں بھی کبھی تجھ پر کبھی نگاہ کرم نہیں کی اس شعر میں شاعر اپنے محبوب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے محبوب تم نے دوسرے لوگوں کی نسبت مجھ سے کوئی غیر معمولی اور خاص سلوک بھی نہیں کیا اور نہ مجھے کوئی خاص درجہ دیا یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی تجھے کوئی خاص اہمیت نہیں دی اور نہ تیرا احترام کیا جو عشق پر معشوق کے لیے لازم ہیں اب ہم محبت کا دعوی کیسے کر سکتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر ۴۔

پوچھ لیتے کبھی تیرا بھی ارادہ تجھ سے

ہم نے چاہا تو کئی بار تھا ہمت نہیں کی

تشریح

شاعر اپنے محبوب سے کہتا ہے کہ میں نے کبھی تجھ سے تیری نیت اور ارادے کے بارے میں نہیں پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے تیری کیا خوائص ہلاکہ میں کتنی بار ارادہ کیا کہ تجھ سے تیرے دل کا حال معلوم کرو مگر اس کے لیے مجھ میں

ہمت نہیں تھی تھی ظفر اقبال کہتے ہیں کہ میں نے کئی بار ارادہ کیا کہ محبت کے بارے میں اور وفا نبھانے سے متعلق تم سے تیری رائے اور خیال ریاست کرو لیکن پوچھنے کی ہمت نہ کر سکا مجھے ابھی تک معلوم نہیں کہ میرے متعلق تیرے دل میں کیا ہے۔

شعر نمبر ۵۔

بہت اچھا بھی لگا تو ہمیں اس محفل میں

ہم نے دانستہ وہاں تیری حمایت نہیں کی

تشریح

شاعر کو امی ابو بہت خوبصورت لگ رہا تھا اس لئے وہ کہتا ہے کہ اے محبوب جس محفل میں ہم دونوں بیٹھے تھے اور تو اتنا حسین لگ رہا تھا کہ ہر کوئی تجھ پر مہربان تھا اور تیری طرف داری کر رہا تھا شاعر ظفر اقبال اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ میں اور تم دونوں جس محفل میں ایک ساتھ ہی تھے تو تم مجھے بہت اچھے لگ رہے تھے میں پیار بھری نظروں سے تمہیں دیکھا کرتا تھا لیکن گفتگو کے دوران میں کس دن اپنے آپ کو کا حمایتی ظاہر نہیں کیا اور

تمہارے کسی بات پر دانستہ حصہ ساتھ نہیں کیا کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ یکطرفہ محبت اور چاہت کا اظہار کر کے آپ کو اور خود دونوں کو رسوا کر دوں۔

شعر نمبر ۶۔

ظرف اتنا بھی کشادہ نہیں اپنا لیکن

ہم نے پیدا بھی ہوئی ہے تو شکایت نہیں کی

تشریح

شاعر کہتا ہے کہ میں اگرچہ اتنا اعلی ظرف نہیں ہوں کہ محبوب کی بے رخی اور ظلم و ستم کو خاموشی سے برداشت کرو اور کوئی گلہ شکوہ نہ کرو اس سے یسائل ظفر اقبال کہتے ہیں کہ نہ میں بہت زیادہ علیہ و سلم شخص اور نہ اتنا وسیع القلب ہوں میں ایک عام صرف والا آدمی ہوں لیکن اس کے باوجود کوئی بات یا حرکت جس پر مجھے اعتراض ہو سکتا تھا میں نے اس کی شکایت اور گلہ تم سے نہیں کیا اور سب کچھ خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

شعر نمبر ۷۔

www.ilmkidunya.com

یہ بھی سچ ہے کہ تیرے ہم بھی سوالی نہ ہوئے

عورتوں نے بھی کبھی کوئی عنایت نہیں کی

تشریح

اسے میری طرف کرتا ہے کہ اسے کبھی محبوب کی طلب نہیں رہی لیکن دوسرے مصرع میں محبوب سے شاکی بھی ہیں کہ اے محبوب تو نے بھی کبھی میرے اوپر کوئی مہربانی نہیں کی اس شعر میں شاعر ظفر اقبال اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ میں نے تو اس سے کسی چیز کا سوال نہیں کیا اور نہ تو اسے کسی رعایت کا تقاضا کیا لیکن یہ بات بھی تیرے پیش نظر رہے کہ تم نے بھی کبھی مجھ پر کوئی مہربانی نہیں کی اور نہ میرے ساتھ کوئی اچھا بتاؤ کیا۔

شعر نمبر ۸۔

ہو رہا ہے جو اسی طرح سے ہونا تھا یہاں

اس لیے ہم نے کسی بات پہ حسرت نہیں کی

تشریح

www.ilmkidunya.com

شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ دنیا میں وہی کچھ ہوتا ہے جو تقدیر میں لکھا ہوتا ہے اس لیے انسان کو کسی واقعہ کے اچانک ہونے پر حیرانی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے اسشعر میں شاعر ظفر اقبال اپنے محبوب سے کہتے ہیں کہ جو معاملات میرے اور تمہارے درمیان پہلے سے سے جیسے چلتے تھے ابھی اسی طرح چل رہے ہیں اس میں ابھی تک کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ ہم نے زندگی کے کسی موڑ پر کبھی حیرانگی اور تعجب کا اظہار نہیں کیا حیرت نہیں بات کے ظہور پذیر ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے جبکہ کوئی نئی بات ابھی تک سامنے نہیں آئی۔

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر ۹۔

جو میر ہوا تھا وہ بھی زیادہ کہ ظفر

جو ملا ہی نہیں اس کی کبھی حسرت نہیں کی

تشریح

شاعر اس میں اپنے نصیب پر صبر و شکر کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ زندگی میں اللہ تعالی نے مجھے جو کچھ عطا کیا ہے وہ میرے لئے کافی ہے اس لیے میں نے کبھی اس چیز کی آرزو نہیں کی جو مجھے نہیں ملی اس شعر میں اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر شاعر ظفر اقبال کہتے ہیں کہ میرے محبوب جو کچھ تم نے مجھے عطا کیا وہ میری توقع سے بھی بہت زیادہ تھا

اور اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جو آپ کو دینا چاہیے تھا اور نہیں دیا اس کا نام تقاضہ کروں گا اور نہ اس کے نہ ملنے کا ارمان میرے دل میں ہیں کیونکہ جو چیز میری قسمت میں نہیں اس کی تمنا کیوں کروں۔

www.ilmkidunya.com